© rasailojaraid.com

کیا جنّت فنا ہو جائیگی؟

بسلسلہ ماہِ اکتوبر ۳۴ء

(از مولوی سید نظیر الحسن سہوانی متعلم رحمانیہ)

جہنم کے عدم بقا پر معترضین کے جو دلائل تھے وہ آپ کو معلوم ہو چکے. ارباب بصیرت نے معلوم کر لیا ہوگا کہ وہ کس حد تک صحیح تھے بہر حال دو پرچوں میں ان کا اجمالاً جواب دیدیا گیا ہے۔ معترضین کا ایک یہ بھی اعتراض ہے کہ جنت بھی فنا ہو جائیگی یعنی اس کو بھی بقا حاصل نہیں ہے بلکہ عرصہ دراز تک رہنے کے بعد نہ جنت کا وجود رہے گا اور نہ جہنم کا اور اس کے سکان بھی فنا کر دیئے جائیں گے. یہ قول صراحتاً قرآن و حدیث کے خلاف ہے. ناظرین اس سے قبل معلوم کر چکے ہیں کہ امام بخاریؒ نے بسند صحیح یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جب مخلوق میں فیصلہ کر دیا جائیگا تو موت کو لایا جائے گا اور دوزخ و جنت کے مابین ذبح کر دیا جائیگا اس کے بعد ایک منادی پکاریگا کہ اے جنتیو! اب تم کو موت نہیں آئے گی جس کی وجہ سے وہ لوگ بہت خوش ہوں گے۔ پھر ندا دے گا اے دوزخیو! اب تم کو بھی موت نہیں آئے گی جس کی وجہ سے وہ لوگ بہت غمگین ہوں گے۔ اور علاوہ اس کے قرآن پاک کی بہت سی آئتیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ دوزخ فنا ہوگی اور نہ جنت اور نہ اس کے رہنے والے اس سے نکالے جائیں گے. باوجود ان دلائل قاطعہ کے ان کے خلاف کچھ کہنا خدا کے حکم سے سرتابی کرنا ہے بلکہ صحیح تو یہ ہے کہ یہ لوگ اس عالم الغیوب کو جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے وہ بات بتلاتے ہیں جسکو وہ نہیں جانتا. ایسے شخص کے بارے میں جو قرآن و حدیث کی صراحتاً مخالفت کرے علماء اہلسنت والجماعت کا فتویٰ ظاہر ہے کہ ان کو دین سے کوئی واسطہ نہیں اس کی مثال خود سرور عالم نے اس طرح دی ہے کہ یہ لوگ ایمان سے اس طرح نکلجائیں گے جس طرح کہ تم کسی جانور کو تیر مارو اور وہ اس کے پار نکلجاتا ہے مگر اس میں خون کی خفیف سی جھلک ہوتی ہے یہ لوگ اوپر کے دل سے قرآن پڑھینگے اور نام کے مسلمان ہوں گے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر یہ بھی واضح کر دیا جائے کہ دوزخ و جنت کے فنا کا قول سب سے پہلے کس شخص نے کہا اور اس کے کیا عقائد تھے تاکہ ناظرین اس فرقۂ باطلہ کے عقائد نامرضیہ میں پڑکر اپنی عقبیٰ کو برباد نہ کریں۔ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کو حی و عالم نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ صفت مخلوق کی ہے۔ انکا یہ عقیدہ کسی صورت سے صحیح و درست نہیں اس لئے کہ وہ اپنی شان و صفات میں نرالا ہے وہ کسی کے مثل نہیں ہے قرآن پاک میں اس نے اپنے کو حی و عالم کہا ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ وہ حی و عالم ہے مگر لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ . . . اسی طرح یہ لوگ باری تعالیٰ کے ہاتھ پیر نہیں مانتے. تمام اہلسنت والجماعت کا (بغیر کسی امام کے اختلاف کے) یہی مذہب ہے کہ قرآن پاک میں باری تعالیٰ کی جو صفات بیان ہوئی ہیں ان سب پر ہمارا ایمان ہے مگر ان کی کیفیت نامعلوم ہے ان باتوں کا قول سب سے پہلے جہم بن صفوان نے کیا جس کو سالم بن احوز مازنی نے اسی بنا پر قتل کیا آج کل اس کا پیرو فرقہ قرآنیہ ہے جن کے نزدیک حدیث کوئی شئی نہیں ہے معدودے چند احادیث کے علاوہ وہ کسی حدیث کو نہیں مانتے جن کی تردید حضرت الاستاذ مولانا احمد اللہ صاحب صفحات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محدث میں اپنے خاص طرز میں مسلسل کر رہے ہیں۔ الغرض ان کے جو دلائل ہم کو معلوم ہوئے ہیں ان میں ان کی عقلوں کا پورا پورا ماتم ہے۔ ناظرین کرام بھی اندازہ لگائیں گے کہ وہ کس حد تک صحیح ہیں ہم کو جہاں تک معلوم ہو سکا ہے یہ ہے کہ ان لوگوں کے اس باب میں دو اعتراض ہیں اور دونوں آیات قرآنی ہی پر ہیں پہلی دلیل یہ ہے کہ باری تعالیٰ فرماتا ہے اَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا ہر ایک چیز کی بقا کی مدت کو جانتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا خدا نے جنت اور جہنم کے بقا کی مدت کو جانا ہے یا نہیں اگر کہو کہ خدا نہیں جانتا تو تم نے خدا کی طرف جہل کی نسبت کی جس سے وہ مبرا و منزہ ہے اور خدا کے فرمان کی تکذیب لازم آئے گی۔ اگر تم کہو کہ خدا جنت اور دوزخ کے بقا کی مدت کو جانتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جو چیز جانی جائیگی۔ احاطہ کی ہوئی ہوگی اور جو ایسی ہوگی وہ یقیناً فنا ہوگی لہذا اس آیت کی بنا پر لازم آیا کہ جنت و دوزخ فنا ہو جائیگی۔ جواب۔ آیت میں فرمایا گیا ہے احصی کل شی عددا ۔ شیٔ کا اطلاق اس پر ہوتا ہے جو خارج میں موجود ہو۔ اور جو موجود فی الخارج ہی نہیں شیٔ بھی نہیں اور عدد جس چیز کو گنے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ موجود فی الخارج ہو۔ وہ زمانہ جو ابتک آیا ہی نہیں اس کی تعداد کو عدد نہیں گن سکتا۔ لہذا وہ سیاق آیت سے خارج ہے۔ البتہ جنتیوں کی وہ حرکات جو قوت سے فعل میں آئی ہیں اس کو عدد گن سکتا ہے۔ اور جن کا وجود ہی نہیں ہوا ان کو عدد عاد نہیں ہے۔

دوسری آیت کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۔ ہے یعنی خدا کے علاوہ تمام اشیاء فانی ہیں اور ان میں جنت دوزخ بھی داخل ہیں لہذا یہ دونوں بھی فانی ہوئیں۔ جواب۔ ہم بھی اس کو مانتے ہیں ہمارا بھی ایمان ہے کہ خدا کے علاوہ تمام اشیاء فانی ہیں مگر اس آیت کے کسی لفظ سے یہ نہیں معلوم ہوا کہ جنت پر مطلقاً فنا طاری ہوگا ہم بھی کہتے ہیں کہ جنت فانی ہے مگر کس اعتبار سے اس کو بھی سن لیجئے۔ اس اعتبار سے کہ جنت میں جو میوہ جات ہوں گے وہ ہمیشہ ایک ہی حالت پر نہیں رہیں گے بلکہ ان میں تغیر ہوتا رہیگا۔ آتے رہیں گے اور جاتے رہیں گے یعنی جس پھل کو جنتی کھالیں گے اس پر فنا طاری ہو جائیگا اس کے بعد دوسرا پھل اس کی جگہ لے لیگا۔ اس صورت میں جزء کا فنا ہونا لازم آیا نہ کل کا اور مسلم مسئلہ ہے کہ فناء جزء مستلزم فنائے کل کو نہیں۔ کاش یہ لوگ ان آیات پر غور کر لیتے جن میں صراحتاً جنت کی بقا کو بتلایا گیا ہے تو یہ شبہ ہی نہ پیدا ہوتا جب یہ بناء فاسد علی الفاسد ہے تو نتیجہ کیونکر مثمر ہو سکتا ہے۔ آیئے اب ذرا ان دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کو بھی سنیئے۔ جو صراحتاً بتلاتے ہیں کہ جنت کبھی فنا نہ ہوگی اور جنت والے ہمیشہ زندہ رہیں گے خدائے تعالیٰ جنتیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی وَ وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۔ یعنی جنتیوں پر سوائے دنیاوی موت کے اور کوئی موت طاری نہ ہوگی۔ اور دوسری جگہ جنت کے متعلق فرماتا ہے۔ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا جنت کے میوے اور اس کا سایہ کبھی فنا نہ ہوگا۔ اور ایک آیت میں بہت ہی تصریح فرمائی ہے جس کی وجہ سے کسی عقلمند کو شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی ارشاد ہوتا ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ۔ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا ۔ یعنے مومنوں کو ہم ایسے باغات میں رکھینگے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہاں میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے اور یہ بھی سن لو کہ یہ وعدہ کسی ایسے ویسے کا نہیں ہے بلکہ خدا کا وعدہ ہے جس کی شان لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۔ ہے اس سے زیادہ اچھے وعدہ والا تو اور کوئی بھی نہیں۔ اس مقدس آیت نے ہر قسم کے شک و شبہ کی بیخ و بن کو کھود دیا۔ اور علاوہ اس کے عقل بھی گواہی دیتی ہے کہ ایسا ہی ہونا چاہیئے کیونکہ جب دوزخ و جنت اور اس کے اہل سب ہی فنا ہوں گے تو انبیاء کے بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انبیاء دنیا میں آئے اور طرح طرح کی تکالیف برداشت کیں صرف خدا کی خوشنودی کیلئے اور اس لئے کہ یہ زندگی فانی ہے اس کی تکالیف دار البقا کے عیش و آرام کے مقابل میں ہیچ ہیں مگر جب ان کو ان کے فعل کا پورا بدلہ اور ان کے دشمنوں کو پوری سزا نہ ملی تو یہ ظلم ہوا حالانکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۔ خدا بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ دوسری آیات میں بھی خالدین فیہا ابدا کا لفظ موجود ہے جو صاف طور سے یہ بتلاتا ہے کہ اہل جنت۔ جنت سے کبھی نہ نکالے جائیں گے مگر یہ امکان تھا کہ جنت میں رہتے رہتے طبیعت گھبرا جائے اور خود نکل جائیں اسکو دوسری آیت میں باتم و احسن وجوہ بیان فرمادیا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۔ اس آیت میں مزید یہ فرمایا گیا کہ یہ لوگ خدا کے مہمان کی حیثیت سے جنت میں مقیم ہوں گے۔ اور مہمان کی نہ کوئی شخص بے عزتی کرتا ہے اور نہ اس کو نکالتا ہے پس معلوم ہوا کہ جنتی جنت سے نکالے نہ جائیں گے مگر مہمان چونکہ ایک عرصہ تک رہ کر چلے جاتے ہیں اس لئے ہوسکتا تھا کہ جنتی بھی کچھ عرصہ جنت میں رہ کر چلے آئیں یہاں اس کی بھی نفی کردی کہ وہ لوگ وہاں سے خود بھی نہ جائیں گے۔ ہمارے خیال میں جو شخص ان روشن آیات کو سنے گا اس کو سوائے سر خم کرنے کے اور کوئی چارہ کار نظر نہ آئے گا ہاں اگر کوئی شخص اس کے بعد بھی اس کے تسلیم کرنے سے سرتابی کرے گا تو معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے پاس ادلہ کی کمی نہیں ہے ہم نے اپنے مضمون میں بہت اختصار سے کام لیا ہے تاکہ ناظرین کی پریشانی طبع کا باعث نہ ہو۔ خدا ہم سب کو راہِ مستقیم پر گامزن کردے۔ آمین۔

اخلاق اور تعلیم نبوی

(از مولوی عبدالشکور لسکوہری متعلم دار الحدیث رحمانیہ)

یہ امر کسی باخبر انسان پر مخفی نہیں کہ آنحضورؐ نے جب اہل قریش کو اسلام کی تعلیم دی اور ان جانوروں کو جو بظاہر انسانی لباس میں ملبوس تھے دین حق کی طرف بلایا تو ان کی اخلاقی تمدنی حالت نہایت ناگفتہ بہ تھی وہ لوگ اپنی اولاد کو بدست خود زندہ در گور کردیا کرتے تھے۔ اور جانوروں سے بھی بدتر تھے کیونکہ کوئی چوپایہ اپنے بچہ کو ہلاک کرنا نہیں چاہتا بلکہ کسی موذی کے حملہ میں اس کی جان توڑ حفاظت کرتا ہے مگر اہل عرب اپنی اولاد کو چند مٹھی ریت کے تلے بدست خود دفن کردیا کرتے تھے وہ مادرِ نامہربان اپنی گود کو اسطرح نفرت سے خالی کرتی تھی جیسے کوئی سانپ جننے والی عورت سانپ کو دور پھینکتی ہو۔ چنانچہ حالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں شعر؎

جو ہوتی تھی پیدا کسی گھر میں دختر ۔۔۔ تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھی شوہر کے تیور ۔۔۔ کہیں زندہ گاڑ آتی تھی اس کو جاکر
یکایک ہوئی غیرتِ حق کو حرکت ۔۔۔ بڑھا جانبِ بوقبیس ابر رحمت

© rasailojaraid.com